45789 ـ منكرات و برائی پر مشتمل شادی تقریب میں شریك ہونا

سوال

اس دور میں شادی بیاہ کی تقریبات بعض برائی اور منکرات کے ارتکاب سے خالی نہیں ہوتیں مثلا ان میں گانا بجانا اور موسیقی و رقص اور بےپردگی اور شارٹ لباس ضرور ہوتا ہے میرا بہت اہم سوال ہے:
1 ـ كيا اس طرح کی تقریب میں شرکت کی دعوت قبول کرنی جائز ہے ؟
2 ـ اگرچہ ان تقریبات میں ننانوے فیصد تقریبات گانے بجانے سے خالی نہیں ہوتیں خاص کر ان میں حرام موسیقی یا فحش کلمات ضرور پائے جاتے ہیں، تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ اس طرح کی تقریبات میں بالکل شریک نہ ہوا جائے ؟
3 ـ اگر ہم اس طرح کی تقریبات میں شامل نہ ہوں تو کیا یہ قطع رحمی میں شامل ہوگا اور لوگوں کے درمیان عداوت و بغض کا باعث تو نہیں بنےگا ؟
4 ـ اس طرح کی تقریبات میں شرکت کے لیے علماء شرط لگاتے ہیں کہ وہاں اس برائی سے روکا جائے، لیکن اس روکنے والے کی بات کو کہاں تسلیم کیا جاتا ہے، اور اصل میں اس طرح کے اوقات جسے وہ خوشی و سرور کے اوقات سمجھتے ہیں روکنے کی فرصت کہاں ہوتی ہے ؟
برائے مہربانی مولانا صاحب اگر آپ کے پاس وقت ہے تو اس سلسلہ میں وافی و شافی معلومات فراہم کریں کیونکہ ہمارے دور میں یہ مسئلہ بہت پھیل چکا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ برائی اور منکرات مثلا گانا بجانا اور موسیقی یا فحش کلمات پر مشتمل شادی بیاہ کی تقریبات میں شریک ہونا جائز نہیں، اور اس طرح کا فساد لوگوں کے درمیان پھیلانا مباح نہیں اور لوگوں کے لیے اس کو روکنے اور ختم کرنے سے رك جانا صحیح نہیں، بلکہ ضرور منع کیا جائے.

2 ـ اس طرح کی تقریبات میں شریك نہ ہونا قطع رحمی شمار نہیں ہوتی، بلکہ یہ تو اپنے آپ کو برائی کا مشاہدہ اور موسیقی سننے سے محفوظ رکھنا ہے، اور رشتہ داروں اور اقرباء کو یہ ضرور بتانا چاہیے کہ اگر وہ اس طرح کی خرافات اور منکرات نہ ہوں تو وہ تقریب میں ضرور شریك ہو گا.

3 ـ اگر مدعو كو علم ہو كہ اس تقريب ميں برائى اور منكرات پائى جائينگى اور وہ انہيں روكنے كى استطاعت نہيں ركھتا تو اس كے ليے اس تقريب ميں شريك ہونا جائز نہيں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب اسے كسى ايسى تقريب اور وليمہ ميں دعوت دى جائے جس ميں معصيت و نافرمانى ہو مثلا شراب نوشى اور گانا بجانا پايا جائے اور اس كے ليے اس برائى كو روكنا اور ختم كرنا ممكن ہو تو اس كا اس تقريب ميں جانا اور اس برائى سے روكنا لازم ہے؛ كيونكہ اس طرح وہ دو فرض ادا كريگا ايك تو اپنے مسلمان بھائى كى دعوت كو قبول كريگا، اور دوسرا برائى كو ختم كريگا.

ليكن اگر وہ اس كو نہيں روك سكتا تو وہاں نہ جائے، اور اگر اسے اس تقريب ميں جا كر معصيت و برائى كا علم ہو تو وہ اس سے روكے، اور اگر روك نہيں سكتا تو وہاں سے واپس آجائے، امام شافعى نے بھى ايسا ہى كہا ہے " انتہى

ديكھيں: المغنى ابن قدامۃ (7 / 214).

مستقل فتاوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" اگر شادى كى تقريبات برائى و معصيت مثلا مرد و عورت كے اختلاط اور گانے بجانے اور رقص وغيرہ سے خالى ہوں يا پھر اگر وہاں جائيں اور جا كر اس برائى كو روك ديں تو پھر وہاں اس خوشى ميں شامل ہونا جائز ہے، بلكہ اگر وہاں كوئى برائى ہو جس كو ختم كرنے پر آپ قادر ہوں تو وہاں آپ كا جانا واجب ہو جاتا ہے.

ليكن اگر تقريبات ميں ايسى برائى ہو جس كو آپ روك نہيں سكتے تو آپ كے ليے وہاں جانا حرام ہے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا عمومى فرمان ہے:

اور ايسے لوگوں سے بالكل كنارہ كش رہيں جنہوں نے اپنے دين كو كھيل تماشا بنا ركھا ہے، اور دنيوى زندگى نے انہيں دھوكہ ميں ڈال ركھا ہے اور اس قرآن كے ذريعہ سے نصيحت بھى كرتے رہيں تا كہ كوئى شخص اپنے كردار كے سبب (اس طرح) پھنس نہ جائے كہ كوئى غير اللہ اس كا نہ مددگار ہو اور نہ سفارشى الانعام (70).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى ہے:

اور بعض لوگ ايسے بھى ہيں جو لغو باتوں كو مول ليتے ہيں كہ بے علمى كے ساتھ لوگوں كو اللہ كى راہ سے بہكائيں اور اسے ہنسى مذاق بنائيں يہى وہ لوگ ہيں جن كے ليے رسوا كن عذاب ہے لقمان (6).

گانے بجانے اور موسيقى كى مذمت ميں وارد شدہ احاديث بہت ہيں " انتہى

ماخوذ از: فتاوی المراة المسلمة جمع و ترتیب محمد المسند (92).

والله اعلم .